مقالات

تحریر: الدکتور محمد عجاج الخطیب

ترجمہ: جناب محمد مسعود عبدہ

قسط (۲۶)

اسماء وصفاتِ باری تعالیٰ

"اسماءُ اللہ الحُسنیٰ" کے معانی

۴۱۔ اَلحَسِیبُ

"اَلحَسِیبُ": یعنی "الکافی" ــــ اللہ رب العزت کے درج ذیل ارشاد میں یہی معنیٰ مراد ہے:

"وَمَن یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللہِ فَهُوَ حَسْبُهٗ" (الطلاق: ۳)

"اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر توکل کرے، تو وہ اسے کافی ہوگا"

نیز فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

"قُلْ حَسْبِیَ اللہُ عَلَیْهِ یَتَوَکَّلُ الْمُتَوَکِّلُوْنَ" (الزمر: ۳۸)

"کہہ دیجیے، مجھے اللہ کافی ہے، توکّل کرنے والوں کو اسی پر توکل کرنا چاہیے!"

"حسیب" "فعیل" کے وزن پر ہے ــــ عرب لوگ کہا کرتے ہیں:

"نزلت بفلان فاحسبنی"

میں فلاں کے گھر مہمان ہوا تو اس نے مجھے بہت کافی دیا"

یعنی اس قدر خاطر مدارات کی کہ میں کہہ اٹھا "بس کافی ہے!"

اگر "احسبتہ" یا تشدید کے ساتھ "حَسَّبْتُهٗ" کہا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اسے اس قدر عطا کیا جس سے وہ راضی ہوگیا، حتیٰ کہ کہنے لگا:

"حَسْبِیْ!" ــــ "مجھے بہت کافی ہے!"

یہ بھی کہا گیا ہے کہ "الحسیب" "حسبان" سے ماخوذ ہے جو کہ حساب کے معنیٰ میں مبالغہ کا صیغہ ہے، یعنی اللہ رب العزت مخلوق کے محاسب ہیں ــــ قاضی حلیمی کی رائے یہی ہے، نیز کہا ہے کہ:

”اللہ رب العزت ایسے محاسب ہیں جنھیں مخلوق کے حساب کے لیے اُن کے حالات و مقادیر کا پہلے سے اور بغیر حساب کے علم ہے، برعکس دوسرے حساب دانوں کے جو کسی چیز کے اجزاء کو یکے بعد دیگرے اور جمع و تفریق کے بعد کسی نتیجے پر پہنچتے ہیں ــــ جب کہ اللہ جل شانہٗ کے علم کی کوئی حد و انتہا ہی نہیں ہے ــــ اللہ رب العزت جانتے ہیں کہ کیا ہو چکا ہے، کیا ہو رہا ہے اور آئندہ کیا ہونے والا ہے[1]!“

”سبحانہٗ و تعالیٰ، اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ “

” اللہ تعالیٰ کی ذات بڑی بلند اور پاک ہے، وہ ہر چیز کا احاطہ کرنے والے ہیں “

پس اگر مذکورہ معانی بندوں کے ذھن نشین ہو جائیں تو ان کے حالات سدھر جائیں ــــ پھر وہ کوئی عمل بھی بغیر سوچے سمجھے انجام نہیں دیں گے، اور نہ ہی کسی بھلائی سے، خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی، وہ پیچھے رہیں گے ــــ کیوں کہ یہ بات ہمیشہ ان کے پیشِ نظر رہے گی کہ اللہ تعالیٰ ان کا اجر ضائع نہیں کریں گے اور اسے روزِ قیامت کے لیے محفوظ رکھیں گے اسی حزم و احتیاط کا یہ نتیجہ بھی ہوگا کہ کوئی طاقت ور کسی کمزور پر، کوئی دولت مند کسی غریب پر اور کوئی امیر کسی حقیر پر زیادتی نہیں کرے گا ــــ یہ احساس ان کے دل میں ہمیشہ جا گزیں رہے گا کہ ایک دن انھیں اپنے اللہ کے حضور پیش ہونا ہے ــــ ایک ایسے دن میں، جس کے بارے خود اللہ رب العزت نے فرمایا :

”يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ “ (الشعراء: ۸۸، ۸۹)

”وہ ایسا دن ہوگا کہ اس میں مال اور بیٹے کام نہ آئیں گے، ہاں مگر جو کوئی دل سلامت لے کر اللہ (کے حضور) حاضر ہو گیا!“

ــــ ایسے بلند مرتبہ، قادرِ مطلق، علام الغیوب کے حضور جس نے اپنی محکم کتاب میں فرمایا :

”قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ “ (قٓ: ۴)

”ہمیں معلوم ہے جو کچھ زمین ان میں سے کم کرتی چلی جاتی ہے، اور ہمارے پاس یاد رکھنے والی کتاب بھی ہے!“ (جاری ہے)

---

[1] ”الاسماء والصفات“ ص ۷، نیز دیکھیے تحفۃ الاحوذی ج ۹ ص ۴۸۶ -